160491- نقصان وضرر کے وقت خاوند کی اجازت کے بغیر مانع حمل دوائی استعمال کرنا

سوال

میں اپنے خاوند کے ساتھ رہتی ہوں اور میرے چار بچے ہیں، لیکن افسوس ہے کہ خاوند مجھ پر بہت سختی کرتا اور مارتا بھی ہے، ہمیں جسمانی اذیت تک دی جاتی ہے، حالانکہ میری عمر چالیس برس ہو چکی ہے، میرے چار بچے بھی دوران حمل پیٹ میں اذیت برداشت کرتے رہے.

اس لیے اب میں دوبارہ حاملہ نہیں ہونا چاہتی، لیکن میرا خاوند ہمیشہ دوبارہ حمل کا کہتا اور مجھے طلاق کی دھمکی دیتا ہے، کیا میرے لیے خاوند کے علم کے بغیر مانع حمل دوائی استعمال کرنا جائز ہے، خاص ڈاکٹروں نے بھی مجھے حمل سے منع کیا ہے کیونکہ میری صحت صحیح نہیں، اس کے ساتھ میں اور میرے بچے تکلیفوں کا سامنا کر رہے، اس لیے میں کسی اور بچے کی متحمل نہیں ہو سکتی.

میرے خاوند نے مجھ پر دو بار چھری بھی سونتی ہے، اور میری صحت کا خیال نہیں کرتا، حالانکہ اس نے آخری بار بچے کی ولادت کے وقت ہاسپٹل میں میری حالت بھی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے کہ میں کتنی مشکل میں تھی، برائے مہربانی مجھے کوئی مشورہ دیں، آیا میں مانع حمل دوائی استعمال کر لوں ؟

پسندیدہ جواب

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خاوند اور بیوی دونوں کو ہی اولاد پیدا کرنے کا حق حاصل ہے، اس لیے خاوند اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کر سکتا، اور نہ ہی بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی مانع حمل وسیلہ اختیار کر سکتی ہے.

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (156/3).

ابن نجیم الحنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" بیوی کی اجازت کے بغیر خاوند کے عزل کرنے کی ممانعت پر قیاس کرتے ہوئے عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر اپنا رحم بند کروا لینا جیسا کہ کچھ عورتیں اولاد نہ ہونے کے لیے کرتی ہیں بھی حرام ہونا چاہیے "

دیکھیں : البحر الرائق (215/2).

اور ابن مفلح الحنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عورت کو حیض منقطع کرنے کے لیے مباح دوائی استعمال کرنے کا حق حاصل ہے . . .

اور قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں : عزل کی طرح خاوند کی اجازت کے ساتھ کریگی، اس کی تائید امام احمد کے اس جواب سے ہوتی ہے جس میں انہوں نے فرمایا : بیوی اپنے خاوند سے اجازت حاصل کریگی " انتہی

دیکھیں : الفروع (392/1).

مرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"صحیح بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں : الانصاف (272/1).

اور بھوتی حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قاضی کا قول ہے : بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر ایسا نہیں کر سکتی، کیونکہ خاوند کو بھی حصول اولاد کا حق حاصل ہے " انتہی

دیکھیں : کشاف القناع (96/2).

لیکن اگر بیوی کے لیے اولاد نہ پیدا کرنے کا کوئی واضح اور ظاہر عذر ہو، مثلا قابل اعتماد ڈاکٹروں کی گواہی اور چیک اپ کی بنا پر اس کے لیے حمل واضح طور پر نقصاندہ ہو تو اس حالت میں خاوند کا حق اجازت ساقط ہو جائیگا، کیونکہ عورت کی صحت کی حفاظت والی مصلحت خاوند کے حق اولاد کی مصلحت پر مقدم ہوگی.

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" نہ تو خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان سے دوچار کرو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2340) امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الاذکار صفحہ (502) پر اسے حسن قرار دیا ہے.

بلکہ اگر عورت کی صحت حمل کی بنا پر ضرر و نقصان سے دوچار ہوتی ہو تو حمل کے ابتدائی ایام میں علماء کرام نے حمل ساقط کرانے کی اجازت دی ہے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (82851) کے جواب کا مطالعہ کریں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے فتاوی جات میں درج ہے :

میں شادی شدہ ہوں اور میرا خاوند مجھے مانع حمل ادویات استعمال نہیں کرنے دیتا، کیونکہ وہ میری تکلیف تو محسوس نہیں کر سکتا، میں جس تکلیف میں ہوں اور مجھے ضرر ہوتا ہے، میں نے خاوند کے علم کے بغیر مانع حمل گولیاں استعمال کی ہیں، کیا اس میں کوئی حرج تو نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

اگر ان کا استعمال ترک کرنا میسر ہو تو یہ بہتر ہے، لیکن اگر مشقت زیادہ اور زیادہ ضرر ہو تو پھر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، وگرنہ اسے ترک کرنا ہی احتیاط ہے، اور پھر بیوی پر خاوند کی اطاعت کرنا واجب ہے، لیکن اگر آپ کو شدید مشقت اور ضرر ہونے کی شکل میں نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{حسب استطاعت اللہ کا تقوی اختیار کرو}. انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز(183/21).

لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ اپنے خاوند کے ساتھ بات کرنے کی کوشش کریں تاکہ یہ مسئلہ افہام و تفہیم کے ساتھ حل ہو سکے، اور مرد کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کی حالت کا خیال کرے اور اس کی جسمانی صحت کا خیال رکھے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر خاوند دیکھے کہ بیوی کو حمل کی بنا پر عادت سے ہٹ کر زیادہ تکلیف اور ضرر ہو رہا ہے اور وہ عادت سے زیادہ متاثر ہو رہی ہے، تو پھر اسے مانع حمل ادویات استعمال کرنے کی اجازت دے دینی چاہیے، یا پھر بیوی پر رحم کرتے ہوئے خود مانع حمل وسیلہ اور طریقہ اختیار کر لے، تاکہ بیوی کی صحت اچھی ہو جائے اور وہ حمل کے قابل ہو جائے" انتہی

ماخوذ از : فتاوی نور علی الدرب.

رہا مسئلہ خاوند کے برے سلوک اور برے اخلاق کا تو یہ چیز اولاد پیدا نہ کرنے کا عذر نہیں بن سکتا، کیونکہ ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی اس بچے میں نعم البدل پیدا کر دے اور خیر کثیر بنا دے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{ وہ اللہ تعالی میت سے زندہ کو نکالتا ہے، اور زندہ سے میت کو نکالتا ہے }.

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{ ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس میں خیر کثیر پیدا کر دے }.النساء (19).

واللہ اعلم.